بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

جہاد افغانستان اور مولانا سمیع الحق مدظلہ کی خاموش سفارتی مہم

اس صدی کا سب سے بڑا المیہ غیرت وحمیت کی سرزمین افغانستان میں روس کی بربریت، بہمیت اور سفاکی ہے تاہم افغان مجاہدین کے مسلسل جہاد، عزم وہمت، شوقِ شہادت، جوشِ ایمان اور بے مثال استقامت نے روس کو ذلیل ترین پسپائی اور افغانستان سے نکل جانے پر مجبور کر دیا۔ اور الحمدللہ کہ اس جہاد میں مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق، ان کے تلامذہ اور فضلاء جمعیت علماء اسلام اور اس کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا سمیع الحق اور ان کے رفقاء کا بھی بھرپور حصہ رہا ہے ـــ اور اب جب کہ فتح وانقلاب کا حساس اور نازک ترین مرحلہ قریب آگیا ہے تو "الکفر ملۃ واحدۃ" کے پیشِ نظر سب اس پر متفق ہو گئے کہ وہاں اسلامی انقلاب نہ ابھرنے پائے اور انقلاب کی تکمیل سے پہلے پہلے دینی قوتوں کو مفلوج، مجاہدین کو منتشر اور ان کے روشن مستقبل کو تاریک بنا دیا جائے۔ اور پاکستان کی طرح وہاں بھی اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں تھما دیا جائے جو نام تو اسلام کا لیں مگر کام وہی کریں جو طاغوتی طاقتیں ان کے سپرد کر دیں۔ اب کے نازک ترین اور حساس مرحلہ پر افغان قیادت کی طرح عالم اسلام کی تمام حامی قوتوں بالخصوص پاکستان میں مؤثر سیاسی اثر ورسوخ رکھنے والی دینی قوتوں اور سیاسی رہنماؤں کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے گذشتہ ماہ لندن اور شکاگو میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنسوں کے لئے سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سارقینِ ختم نبوت کے تعاقب کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کے اہم ترین مسئلہ جہاد افغانستان کے لئے بھی اپنی خاموش سفارتی مہم جاری رکھی۔ اسی اہم مقصد کے پیشِ نظر موصوف نے امریکہ کے سفر کا پروگرام بنایا۔ جہاں انہوں نے امریکن کانگریس اور سینٹ میں ری پبلکن ڈیموکریٹک پارٹی کے اہم ارکان سینیٹر گارڈن ہمفرے اور کانگریس میں ببل مکالم اور مسٹر چارلس ولسن سے الگ الگ تفصیلی ملاقاتیں

لیکن ان کے علاوہ وہ امریکی وزارت خارجہ کے جنوبی ایشیا کے نائب وزیر خارجہ مسٹر بشیفر سے بھی ملے ان ملاقاتوں میں مولانا سمیع الحق نے افغانستان کے بارہ میں امریکہ کی بدلتی ہوئی پالیسیوں اور مجاہدین کی راہ میں پیدا کی جانے والی دشواریوں سے انہیں اپنے خدشات اور تشویش سے آگاہ کیا اس صدی کے طویل اور عظیم جہاد اور جنگ آزادی کو سبوتاژ کرنے سے خود امریکہ کے حق میں بھی مستقبل کے بھیانک خطرات سے انہیں آگاہ کیا۔ پاکستان اور افغانستان کی حساس جغرافیائی پوزیشن کی بنا پر امریکہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مولانا سمیع الحق نے ان پر واضح کیا کہ پاکستان کا مسئلہ صرف روس کی واپسی نہیں بلکہ تیس لاکھ افغان مہاجرین کو باعزت طور پر واپس جانا اور وہاں کے عوام کے لئے قابل قبول اور مستحکم حکومت کا قیام ہے۔ امریکی کانگریس سینٹ اور وزارت خارجہ کے ان ارکان نے مولانا کا موقف نہایت غور اور دلچسپی سے سنا اور بعض نے خود بھی امریکہ کی ان مبہم پالیسیوں پر تشویش کا اظہار کیا جب کہ بعض ارکان نے امریکی صدر بش کے تازہ مؤقف کے حوالہ سے مولانا کو یقین دلایا کہ امریکہ کی افغان پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا رہی البتہ بعض لابیاں مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔ انہوں نے مولانا سمیع الحق مدظلہ کو اس بات کا بھی یقین دلایا کہ آپ کے خیالات اور جذبات اور بعض اہم امور کے بارے میں مفید تجاویز سے پارلیمنٹ کو بھی آگاہ کر دیں گے۔ اس موقع پر وائس آف امریکہ نے پاکستان اور افغانستان کی تازہ صورت حال سے متعلق مولانا سمیع الحق کا ایک اہم انٹرویو بھی نشر کیا۔

واشنگٹن میں امریکی کانگریس، سینٹ اور وزارت خارجہ کے ارکان سے جو گفتگو ہوئی ہم ذیل میں اس کے بعض اہم نکات کیسٹوں اور وہاں کے اخبارات سے نقل کر کے نذر قارئین کر رہے ہیں۔

امریکی وزارت خارجہ، ارکان سینٹ و کانگریس سے مولانا سمیع الحق کی گفتگو کے اقتباس

❁ جہاد افغانستان اور افغان مجاہدین کی مساعی اور جنگ آزادی کے متعلق امریکی پالیسی کی تبدیلی انسانی اقدار، شرافت وحیا، مروت و ہمدردی اور اب تک کے مواعد و عزائم اور افغانیوں کی طویل ترین اور عظیم قربانیوں سے خیانت اور غداری کے مترادف ہے جب کہ امریکہ کو مقاصد جہاد کا پہلے سے علم تھا مگر وہ ساتھ دیتا رہا۔ اور اب جب کامیابی کا مرحلہ قریب آپہنچا ہے اور مجاہدین ایک حساس اور فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں۔ عبوری حکومت تشکیل دی جا چکی ہے مگر امریکہ کا اسے تسلیم نہ کرنا

افغانستان کے جہاد حریت، ان کے نظریۂ جنگ اور اس سے حاصل ہونے والے نتائج اور مقاصد کو تاراج کر دینے کے رسوا ترین اقدام کے سوا کوئی دوسرا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اس سے دنیا بھر میں امریکہ کی ساکھ کو نقصان پہنچا اس کا وقار اور اعتبار ختم ہوا۔

- امریکہ کو اپنی تازہ ترین پالیسی پر نظرثانی کرنی چاہئے — اور اگر یہی پالیسی رہی تو یقین جانئے امریکی پالیسی سازوں کے غلط اندازے انہیں ایک نئے ایران کا سامنا کرنے پر مجبور کر دیں گے جو عراق سے نبرد آزما کمزور ایران نہیں بلکہ سپر طاقت کو نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ نکالنے اور عالم اسلام کی بھرپور حمایت رکھنے والا افغانستان ہوگا۔ اس طرح امریکہ کی سابقہ تمام حمایت اور محنت پر پانی پھر جائے گا۔ اس سے افغانیوں کا امریکہ کے لئے نرم گوشہ اور محبت نفرت سے تبدیل ہو جائے گی۔ اور روس اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ان کے زخموں کو مندمل کرا سکے گا اور وہ بھی روس کے ساتھ بیٹھنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ یہ پڑوسی ہیں تھک گئے ہیں اور ان کی دشمنی روس سے امریکہ منتقل ہو جائے گی۔ کہ افغانستان کو ۱۶ کلومیٹر پر ایک آہنی ہمسایہ مل سکتا ہے۔
- افغان عبوری حکومت کو تسلیم کرنا، مستقبل میں ایک مضبوط مستحکم حکومت کے قیام اور استحکام کی ضمانت قرار دیا جا سکتا ہے — آزاد اور مستحکم افغانستان اور ایشیا میں امن کے قیام کے لئے پاکستان واحد خطہ ہے جہاں داخلی امن ضروری ہے جب کہ ایران، عرب دنیا اور ہندوستان کے حالات غیر یقینی ہیں آزاد افغانستان کا قیام اور پاکستان میں استحکام روس کی بکھرنے والی ایمپائر کو سنبھالنے کے لئے ضروری ہے جب کہ اس کے بکھرنے کا آغاز ہو چکا ہے۔
- موجودہ افغان حکومت کو تسلیم کرنے اور مستقبل میں افغان مجاہدین کی حکومت قائم کرنے کے سوا کسی بھی دوسرے متبادل حل کا امکان نہیں۔ افغانی عوام ظاہر شاہ کو اپنا قاتل اور حالیہ روسی بربریت کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔ باہر سے مسلط کئے جانے والا سیٹ اپ کٹھ پتلی حکومت، افغانیوں کے مزید غیظ و غضب کو دعوت دے گی۔ پھر امریکہ کو اس سے بڑھ کر اپنی قوت اور اسلحہ خرچ کرنا ہوگا جتنا کہ اب روس نجیب حکومت کے تحفظ کے لئے کر رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں مسلسل خانہ جنگی، بھیانک مستقبل اور نہ ختم ہونے والے قتل و خون کا ذمہ دار امریکہ ہوگا۔
- ایران اور روس کا قرب بھی امریکہ کی غلط پالیسیوں کے ہاتھوں ہوا اور متبادل افغان حکومت بھی

روس کے قریب جائے گی اور یہ سارا نقشہ ہرگز آپ کے حق میں نہیں ہوگا۔

❁ جہاں تک جلال آباد میں جنگ اور مجاہدین کے حملوں کا فوری نتیجہ خیز ثابت ہونے کی بات ہے تو اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ افغان مجاہدین نے اس سلسلہ میں کوئی لاف زنی نہیں کی، یہ ساری پیشین گوئیاں واشنگٹن کی تھیں رومانٹیک اعلانات آپ نے کئے ایسے حساس ترین وقت میں اسلحہ کی ترسیل روکنا حد درجہ نامناسب منافقانہ اور مذموم فعل تھا جس کا خود وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنے انٹرویو میں بھی اعتراف کیا ہے۔

❁ جلال آباد کی جنگ سے متعلق جہاں تک میرا خیال ہے اور یہ درست بھی ہے اور اس کے کافی قرائن اور شواہد بھی ہیں کہ آپ ہی کے مشورہ اور ہدایات کے بنا پر پلاننگ ہوئی۔ روس بھی چار ہزار بلین ڈالر کے ہتھیار کا اعتراف کر چکا ہے۔ روس کی ۳۶۰۰ فلائٹ کابل پر اتر چکی ہیں کٹھ پتلی افغان حکومت اور روس کی بھرپور مدافعت اور لگاتار ہوائی حملوں کے باوجود افغان مجاہدین پامردی سے ڈٹے رہے۔

امریکہ کے مختلف شہروں میں استقبالیہ تقریبات اور مسلمانوں کے مختلف اجتماعات سے خطاب

❁ واشنگٹن میں ان اہم ملاقاتوں اور مذاکرات کے علاوہ بھی وہاں کے مسلمانوں کی مختلف سیاسی وسماجی اور دینی تنظیموں کی طرف سے مختلف شہروں میں دئے جانے والے استقبالیوں میں شرکت کی۔ مرکزی اسلامک سنٹر آرلنگٹن میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ نیویارک میں بھی استقبالیہ تقریبات میں شرکت کی۔ مولانا سمیع الحق نے ان اجتماعات میں بھی مسلمانوں کو امریکہ اور یورپ میں عالم اسلام بالخصوص پاکستان اور جہاد افغانستان کے خلاف سرگرم عمل لابیوں پر کڑی نگاہ رکھنے کی تلقین کی۔ اور انہیں ملک اور عالم اسلام کے خلاف امریکہ اور برطانیہ میں کی جانے والی سازشوں سے باخبر رہنے اور اپنا کردار ادا کرنے پر زور دیا۔

ویمبلے ہال لندن اور شکاگو میں عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت اور برطانیہ کے اہم شہروں کا دورہ اور اجتماعات سے خطاب

جب کہ اس سے قبل حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے برطانیہ کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ اکتوبر کے آغاز میں ویمبلے ہال لندن میں پانچویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے علاوہ برمنگھم، شیفلیڈ